علوم القرآن

تالیف

مولانا محمد تقی عثمانی

ناشر

مکتبہ دار العلوم کراچی

کی بنا پر ضعیف ہے، البتہ بعض حضرات اُسے حسن کہتے ہیں، کیونکہ امام ترمذیؒ نے عطیہ کی روایات کی تحسین کی ہے، اس مسئلہ پر مفصل بحث عطیۃ العوفی کے تذکرہ میں آرہی ہے،

(د) مقاتل بن سلیمان عن ابن عباسؓ، یہ طریق بھی مقاتل بن سلیمانؒ کے ضعف کی بنا پر مجروح ہے،[1] مقاتل کا پورا حال بھی آگے آرہا ہے،

مروّجہ تفسیر ابن عباسؓ کی حیثیت

(۴) ہمارے زمانے میں ایک کتاب..... "تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباسؓ" کے نام سے شائع ہوئی ہے جسے آجکل عموماً "تفسیر ابن عباسؓ" کہا اور سمجھا جاتا ہے، اور اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے، لیکن حضرت ابن عباسؓ کی طرف اس کی نسبت درست نہیں کیونکہ یہ کتاب محمد بن مروان السدی عن محمد بن السائب الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباسؓ کی سند سے مروی ہے،[2] اور پیچھے گذر چکا ہے کہ اس سند کو محدثین نے "سلسلۃ الکذب" (جھوٹ کا سلسلہ) قرار دیا ہے، لہٰذا اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا،

حضرت علیؓ

تفسیرِ قرآن کے معاملے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام انتہائی بلند ہے، پہلے تین خلفاء کی وفات چونکہ جلدی ہو گئی تھی اس لئے اُن سے تفسیری روایات بہت کم مروی ہیں، اس کے برخلاف حضرت علیؓ عرصۂ دراز تک افادۂ علم میں مشغول رہے، اس لئے ان سے بہت سی روایات منقول ہیں، علمِ تفسیر میں اُن کے مقامِ بلند کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ابوالطفیلؒ کہتے ہیں:-

"میں نے حضرت علیؓ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، وہ فرما رہے تھے کہ..... مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں سوالات کیا کرو، کیونکہ خدا کی قسم! قرآن کریم

---

[1] یہ پوری بحث الاتقان ص ۱۸۸ و ۱۸۹ ج ۲ نوع نمبر ۸۰ سے ماخوذ ہے، مزید تفصیل کے لئے ان راویوں کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیے جو آگے آرہا ہے، [2] دیکھئے تنویر المقیاس صفحہ اول،